اطاعت سے بالاتر

حقیقی رہنمائی کا مطلب محض فرمانبرداری پر مجبور کرنا نہیں بلکہ **کردار کو بیدار کرنا** ہے۔ تعمیل سے خاموشی تو پیدا ہو سکتی ہے، لیکن دیانت داری (Integrity) صرف دلی آمادگی سے جنم لیتی ہے۔ جب لوگ محض دباؤ میں آکر صحیح قدم اٹھاتے ہیں، تو ان کے جوہرِ فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔
حقیقی نشوونما اچھی مثال، مقصدیت اور احترام سے حاصل ہوتی ہے—جب نیکی سے محبت کی جائے، اسے مسلط نہ کیا جائے؛ تو یہ عمل طاقت کے استعمال سے زیادہ وقت تو لیتا ہے، مگر یہ پائیدار ہوتا ہے۔ اس لیے کہ رویہ قابو میں لایا جا سکتا ہے، لیکن کردار کی نشوونما ضروری ہے۔

"میں بس یہ چاہتا ہوں کہ وہ میری بات مانیں،" میں نے جھنجھلاہٹ میں کہا۔ "اگر وہ بات مان جائیں تو بس اتنا ہی کافی ہے۔ کم از کم وہ ٹھیک تو رہیں گے۔"

وہ فوراً نہیں بولے۔ ہم اسکول کے باہر ایک بنچ پر بیٹھے چھٹی کے وقت بچوں کو باہر نکلتے دیکھ رہے تھے—کچھ اپنے والدین کی طرف بھاگ رہے تھے، کچھ سست قدموں سے چل رہے تھے، اور کچھ بے فکری سے قہقہے لگا رہے تھے۔

"تمہیں اطاعت چاہیے،" انہوں نے آخر کار پوچھا، "**یا کردار؟**"

میں نے ان کی طرف دیکھا، اس سوال نے مجھے تھوڑا الجھا دیا تھا۔ "کیا یہ دونوں ایک ہی چیز نہیں ہیں؟" میں نے پوچھا۔

انہوں نے دھیرے سے سر ہلایا۔ "**ہرگز نہیں۔ فرمانبرداری وہ ہے جو ایک شخص کسی کی نگرانی میں دکھاتا ہے۔ کردار وہ ہے جو تب باقی رہتا ہے جب کوئی دیکھ رہا نہ ہو۔**"

یہ جملہ میرے دل میں گھر کر گیا۔

"اگر تم واقعی کسی کی رہنمائی کرنا چاہتے ہو—چاہے وہ تمہارا بچہ ہو، طالب علم ہو یا جونیئر—آپ کو صرف ان کی اطاعت ہی نہیں چاہیے،" انہوں نے سلسلہ کلام جاری رکھا۔ "تمہیں ان کی دلی آمادگی درکار ہے۔ اور دلی آمادگی کبھی زبردستی سے پیدا نہیں ہوتی۔"

میں نے سوچا کہ میں نے کتنی بار دباؤ، اونچی آواز، رعب اور جذباتی حربوں کا سہارا لیا تھا۔ اس لمحے میں تو یہ طریقے ہمیشہ کام کر جاتے تھے۔ کام مکمل ہو جاتا۔ خاموشی چھا جاتی۔ لیکن ہر بار رشتے کے اندر کچھ نہ کچھ خاموشی سے ٹوٹتا چلا جاتا۔

"اس بارے میں سوچو،" انہوں نے کہا۔ "جب تم پر کوئی چیز مسلط کر دی جائے، تو کیا تم اسے دل سے چاہتے ہو—یا صرف تب تک برداشت کرتے ہو جب تک دباؤ ختم نہیں ہو جاتا؟"

میں تلخی سے مسکرایا۔ "میں عموماً دباؤ کے ختم ہونے کا انتظار کرتا ہوں۔"

"بالکل،" انہوں نے اطمینان سے جواب دیا۔ "زبردستی کی تربیت یہی کچھ پیدا کرتی ہے: **انتظار، تبدیلی نہیں۔**"

انہوں نے ایک مختصر کہانی سنائی۔

"ایک استاد تھا جو کلاس میں خوف کی بنیاد پر، گویا حکومت کرتا تھا۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوتا تو طلبہ کھڑے ہو جاتے۔ ہر کاپی مکمل ہوتی۔ کسی کی سرگوشی کرنے کی جرات نہ ہوتی۔ بظاہر یہ نظم وضبط دکھائی دیتا تھا۔ برسوں بعد، اس کا ایک شاگرد اسے ملا اور کہا، 'سر! جس دن ہم نے آپ کی کلاس چھوڑی، اسی دن آپ کے اصول بھی وہیں چھوڑ دیے۔'"

انہوں نے تھوڑا وقفہ لیا اور پھر کہا، "اسی اسکول میں ایک اور استاد بھی تھا—خاموش مزاج، پختہ اور باوقار۔ طلبہ اس کے اصولوں پر اس لیے عمل نہیں کرتے تھے کہ وہ ڈرتے تھے، بلکہ اس لیے کہ وہ اسے مایوس نہیں کرنا چاہتے تھے۔ برسوں بعد اب بھی، ان شاگردوں کی شخصیت پر اپنے استاد کے اثرات ثبت ہیں"

میں نے ایک گہری سانس لی۔ خوف پر مبنی رویے اور دل سے آنے والی تبدیلی کے درمیان فرق اب بالکل واضح محسوس ہو رہا تھا۔

"تو، اگر میں چاہوں کہ کوئی واقعی ترقی کرے،" میں نے آہستہ سے کہا، "تو میں محض نتائج کا تقاضا نہیں کر سکتا۔"

"نہیں،" انہوں نے جواب دیا۔ "تمہیں خواہش بیدار کرنا ہوگی۔"

"کس چیز کی خواہش؟"

"خیر یعنی بھلائی کی خواہش،" جواب ملا۔ "سچائی کے لیے، کیونکہ یہی حق ہے۔ نظم وضبط کے لیے، کیونکہ اس سے ابہام دور ہوتا ہے۔ احترام کے لیے، کیونکہ یہ وقار کو جلا بخشتا ہے۔ یہ چیزیں احکامات کے ذریعے انجکشن کی طرح کسی میں داخل نہیں کی جا سکتیں۔"

مجھے وہ بچہ یاد آیا جسے میں نے جھوٹ بولنے پر سخت ڈانٹا تھا۔ جھوٹ بولنا بند ہو گیا— مگر صرف میرے سامنے۔ بعد میں مجھے پتہ چلا کہ اس بچے نے صرف زیادہ مہارت سے جھوٹ چھپانا سیکھ لیا تھا۔

"یہی زبردستی کی نیکی کا نقصان ہے،" انہوں نے کہا، جیسے وہ میرے خیالات پڑھ رہے ہوں۔ "یہ لوگوں کو صحیح کام کا دکھاوا تو سکھاتی ہے، لیکن نیکی سے محبت کرنا نہیں سکھاتی۔"

ہم نے ایک بچے کو دیکھا جو گری ہوئی کتابیں اٹھانے میں دوسرے بچے کی مدد کرنے سے پہلے ہچکچایا، لیکن پھر مدد کر دی۔ کوئی بڑا اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔ کوئی قانون اسے مجبور نہیں کر رہا تھا۔

"وہ دیکھو،" انہوں نے نرمی سے اشارہ کیا۔ "تمہارا اصل ہدف یہ ہے۔ **نگرانی کے بغیر عمل۔ خوف کے بغیر دیانت۔"**

مجھے اپنے سینے میں ایک بوجھ سا محسوس ہوا۔ "لیکن وہ اندرونی خواہش کیسے پیدا کی جائے؟" میں نے پوچھا۔

"مثال بن کر،" انہوں نے بلا جھجک جواب دیا۔ "تعلق بنا کر۔ محض حکم جاری کرنے کے بجائے اس کا مقصد سمجھا کر۔ صبر کے ساتھ۔ اور رہنمائی کے دوران بھی دوسرے شخص کو با عزتِ محسوس کرنے کا موقع دے کر۔" ایک طویل خاموشی کے بعد انہوں نے نرمی سے اضافہ کیا، "اور یہ حقیقت تسلیم کر کے کہ **حقیقی تبدیلی زبردستی کی تبدیلی سے زیادہ وقت لیتی ہے، لیکن یہ دیرپا بھی ہوتی ہے۔"**

مجھے یاد آیا کہ میں نے اپنی زندگی کی گہری اقدار لیکچرز سے نہیں، بلکہ چھوٹی چھوٹی بار بار دہرائی جانے والی مثالوں سے سیکھی تھیں: کسی والدین کا دکاندار کو زائد پیسے واپس کرنا، کسی مربی کا سب کے سامنے اپنی غلطی تسلیم کرنا، یا کسی استاد کا طالب علم سے معذرت کرنا۔ ان لمحات نے مجھ پر کسی بھی ہدایت نامے سے زیادہ گہرا اثر چھوڑا تھا۔

"تو، جب ہم کہتے ہیں کہ ہمیں کسی کی تربیت کرنی ہے،" میں نے کہا، "تو اکثر ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ وہ جلد از جلد ہماری مرضی کے مطابق چلنا شروع کر دیں۔"

انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ "لیکن حقیقی تربیت یہ ہے کہ کسی کی اس طرح مدد کی جائے کہ وہ خود صحیح کام کرنا چاہے۔ اور **چاہنا دل کا معاملہ ہے، کوڑے برسانے کا نہیں۔"**

ہم تھوڑی دیر خاموشی سے بیٹھے رہے۔ "طاقت شاید پیروکار تو بنا لے،" انہوں نے آخر میں کہا، "لیکن صرف محبت اور سمجھ بوجھ ہی قائدین (Leaders) پیدا کرتی ہے۔"

جب ہم جانے کے لیے کھڑے ہوئے، تو مجھے ایک ایسی بات کا احساس ہوا جو تکلیف دہ بھی تھی اور فکر سے آزاد کر دینے والی بھی:

کردار کی آبیاری کرنے کے بجائے رویوں کو قابو کرنا زیادہ آسان ہے۔ فہم وادراک بیدار کرنے کے بجائے خاموشی کا مطالبہ کرنا زیادہ آسان ہے۔ ضمیر بیدار کرنے کے بجائے قوانین نافذ کرنا زیادہ آسان ہے۔

لیکن اگر میں واقعی چاہتا ہوں کہ کوئی بہتر انسان بنے— صرف خاموش یا مطیع نہیں— تو مجھے سب سے پہلے اپنی رہنمائی کا انداز بدلنا ہوگا۔

کیونکہ دل دباؤ سے نہیں ڈھلتے۔ وہ مقصد، اعتماد اور مثال سے سنوارے جاتے ہیں۔